سوال

(23) سادات مساکین کی خدمت گذاری ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سادات مساکین کی خدمت گذاری کی مسلمانوں کو توفیق نہ ہو بجز زکوۃ سے امداد کرنے کے اور سادات کے لیے وسیلہ معاش موجود نہ ہو وہ اس بنا پر کہ خمس غنیمت ہمیں نہیں ملتا زکوۃ لینے کی ممانعت بنا مذکورہ سے تھی ہمیں زکوۃ لینی جائز ہے اور انہیں احق خیال کر کے زکوۃ دیجاوے تو جائز ہے یا نہیں اور زکوۃ ادا ہوگی یا نہیں اگر ادا نہ ہوئی تو واپسی لازم ہے یا نہیں اگر واپسی کا مقدور نہ ہو تو کیا کیا جاوے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ سادات بنی ہاشم کو زکوۃ لینا ہمیشہ اور ہر زمانہ میں حرام ہے احادیث صحیح صریح سے یہی ثابت ہے اکثر آئمہ دین کا یہی مذہب ہے عندا لحنفیہ بھی یہی مفتی بہ ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت آئی ہے کہ اس زمانہ میں سادات بنی ہاشم کو بنی ہاشم سے زکوۃ لینا جائز ہے اور غیر بنی ہاشم سے جائز نہیں ۔ مگر یہ دونوں روایتیں عندا لحنیفہ نا معتبر و غیر مفتی بہ ہیں ۔ کیونکہ احادیث صحیحہ و نیز ظاہر المذہب اور ظاہر الروایت کے خلاف دیکھو بحر الرائق و نہر الفائق و رسائل الارکان وغیرہ کتب معتبیرہ حنفیہ رہا سادات کا یہ خیال کہ ہمیں زکوۃ لینے کی ممانعت اس بات پر تھی کہ ہمیں غنیمت سے خمس ملتا تھا اور اب خمس نہیں ملتا ہے تو اب ہمیں زکوۃ لینی جائز ہے ۔ " سو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ سادات بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہونے کی علت یہ نہیں ہے کہ انہیں غنیمت سے خمس الخمس ملتا تھا بلکہ اس کی علت جو احادیث سے بصراحت ثابت ہے وہ یہ ہے کہ مال زکوۃ اوساخ الناس و غسالۃ الایدی ہے :

'أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "إن الصدقة لا تنبغی لمحمد ولا لآل محمد إنما ہی أوساخ الناس "قال لا أحل لکم أہل البیت من الصدقات شیئا، ولا غسالة الایدي إن لکم فی خمس الخمس ما یکفیکم أو یغنیکم "[1]

اور یہ علت مصرحہ و منصوصہ زکوۃ کی لازم المایتہ ہے جب اور جس وقت زکوۃ پائی جاوے گی اس کا اوساخ اور الناس اور غسالۃ الایدی ہونا ضروری وہ لازم ہوگا بناء علیہ سادات بنی ہاشم پر ہمیشہ اور ہر زمانہ میں زکوۃ کی حرمت ثابت ہوگی اور اگر سادات پر زکوۃ کی حرمت کی علت تقرر خمس الخمس ہونا تسلیم کر لیا جاوے جیسا کہ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے تو اس تقدیر پر حرمت کی دو مستقل علت ہونگی ایک زکوۃ کا اوساخ النسا و غسالۃ الایدی ہونا اور دوسری تقرر خمس الخمس اور صرف ایک علت کے ارتفاع سے معلول کا ارتفاع نہیں ہوگا بلکہ جب تک ایک علت (ادساخ الناس و غسالۃ الایدی ہونا) پائی جاوے گی تب تک معلول (سادات بنی ہاشم پر زکوۃ کا حرام ہونا) ضرور پایا جاوے گا اور یہ ایک علت ہر زمانہ میں پائی جاوے گی پس بنی ہاشم پر زکوۃ کی حرمت بھی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں پائی جاوے گی علامہ محمد بن اسمٰعیل الامیر سبل السلام میں لکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آل کو بندگی عطا فرمائی کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل کچیل نہ کھائیں اور صدقات کے اہل بیت پر حرام ہونے کی اصل علت بھی یہی ہے اور ابو نعیم مرفوعاً اس علت کو بیان کیا ہے کہ ان کے لیے

خمس میں سے خمس ہے جوان کے لیے کافی ہے اوراگران کو خمس نہ ملے تواس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے لیے زکوۃ حلال ہوجائے گی کہ ایک آدمی اگراپنے مال یا حق سے محروم ہوجائے تو اس کے لیے کسی دوسرے کا مال حلال نہیں ہوجائے گا وہ اس پر حرام ہی رہے گا۔

پس جب معلوم ہواکہ سادات بنی ہاشم پرزکوۃ حرام ہے اوروہ زکوۃ کے مصرف نہیں ہیں توزکوۃ انہیں دینا جائز نہیں اگرکوئی انہیں دانستہ دے گا توزکوۃ ادا نہیں ہوگی اورواپس لے لینا ضروری ہوگا اوراگرواپسی ناممکن ہوتوپھر سے زکوۃ دینا ضروری ہے اورلاعلمی کی وجہ سے دیا ہے توزکوۃ ادا ہوجاوے گی واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم ۔ کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔ (سید محمدنذیر حسین)

---

[1]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائق نہیں ہے یہ لوگوں کی میل کچیل ہے اور فرمایا: اے اہل ابیت تمھارے لیے صدقات حلال نہیں ہیں یہ ہاتھوں کی میل ہے اور تمھارے لیے خمس میں سے خمس ہے جوتمھیں کفایت کرے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد:2،کتاب الزکوٰۃ والصدقات:صفحہ:75

محدث فتویٰ